السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صف میں جگہ نہ ہونے کی صورت میں مسبوق منفرد کو صف کے کسی حصہ سے کسی کو کھینچنا چاہیے ؟ اس کی تصریح نہ کسی روایت میں ہے ۔ نہ ہی کسی فقیہ اور محدث سے کچھ صراحت منقول ہے ۔ فی علمی القاصر وفوق کل ذی کل ذی علم علیم. (عبیداللہ رحمانی27 5 1956) نقوش شیخ رحمانی ص :23

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سسرالی یا قریبی متعلقین میں پہنچنے کے بعد اگر دونوں مقاموں کے درمیان مسافت قصر متحقق ہے اور مدت قصر (مع اختلاف الاقوال) سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں، تو وہاں جانے والا شرعاً مقیم نہیں ہے ۔ بلکہ مسافر ہی ہے ۔ اس لیے وہاں اس کو قصر کرنی چاہیے یا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے اور اتمام ضروری نہیں ہے ۔ سسرال یا قریبی رشتہ داروں کا یہ وطن جانے والے کے حق میں نہ تو اصلی وطن ہے اور نہ وطن الاقامہ ۔ (آپ کا اصلی وطن مبارکپور ہے اور وطن الاقامہ علی گڑھ ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منی میں اتمام صلوة کی بہت سی وجہیں بیان کی جاتی ہیں ۔ ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ «إنی تأملت بمکة منذ قدمت ، وإنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : من تأمل فی بلد ، فلیصل صلوة المقیم » (فتح الباري 2/664) لکن إسنا ہذا الحدیث ضعیف ، جب بنیاد کمزور ہے ، اس سے استنباط کردہ مسئلہ بھی کمزور ہوگا ۔

ثانیاً : سسرال جانے والے یا دوسرے متعلقین میں جانے والے کے اہل خانہ (بیوی بچے) تو وہاں ہی رہتے ہیں جہاں سے وہ آیا ہے ۔ اس لیے اس پر سسرال یا قریبی رشتہ داروں کے یہاں جانے پر تامل فی بلد صادق نہیں آتا ۔ پاکستان ہجرت کرجانے کے بعد جب کہ ہند میں اس کو قانوناً اقامت و سکونت پذیر ہونے کی اجازت نہ ہو اور میعاد مقررہ تک ہی ٹھہر سکتا ہے ، تو پاکستان کے جس شہر میں وہ رہنے لگا ہو، تو وہی اس کا اصلی وطن ہوگا اور ہند میں اس کا سابق وطن ، وطن نہیں رہ گیا ۔ نہ وطن اصلی نہ وطن الاقامت ۔ اب ماں باپ وغیرہ سے ملنے کے لیے چند دن (مدت قصر) کے واسطے سابق وطن میں آئے تو اس کو قصر ہی کرنا چاہیے یا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے اتمام صلوة ضروری نہیں ۔ کیوں کہ وہ اب مسافر ہی ہے ۔ واللہ اعلم

(مکاتب شیخ رحمانی : بنام مولانا محمد امین اثری صاحب ص :65' 66

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 268

محدث فتویٰ